السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے : انسان کوضرورچاہیے کہ کسی اچھے برہیز گارعالم کواپنا پیر بنالے اس کے ہاتھ پر بیعت ہوجائے اور بکر کاخیال ہے کہ کوئی ضرورت نہیں پیر مقرر کرنے کی، پیر توقرآن وحدیث ہے ہے اسی کواپنا پیر بنالے۔ کون حق بجانب ہے؟ اوراللہ ورسول کاکیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کو بیر بنانا اوراس کے ہاتھ بر بیعت کرنا کسی مسلمان کےلیے بھی ضروری نہیں ہے۔ پیری مریدی کے ضروری ہونے کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے اورہندوستان کی موجودہ پیری مریدی تومسلمانوں کی اصلاح وتربیت اوردینی ودنیوی سربلندی وکامرانی کاذریعہ بننے کے بجائے بالعموم صدقہ خوری اورنذارانے وصول کرے کے غریب مریدوں کی جبیں خالی کرنے کاذریعہ اورلپور پیروں یک عیاسیی کا کامیاب وسیلہ ہے۔ حکیم مشرق سر اقبال مرحوم نے سچ فرمایا ہے :

ہم کو تو یسر نہیں مٹی کا دیا بھی
گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن
شہری ہو، دہاتی ہو، مسلمان ہے سادہ
مانند بتاں پجتے ہیں کعبے کے برہمن
نذرانہ نہیں، سود ہے پیران حرم کا
ہر خرقہء سالوس کے اندر ہے مہاجن
میراث میں آئی ہے انھیں مسند ارشاد
!زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

(اللہ اوراس کے رسول ﷺ کا یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان صرف کتاب اللہ اورسنت صحیحہ کواپنےلیے اسوہ بنائے۔ آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں : ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ (موطا

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الاِمارۃ

صفحہ نمبر 425

محدث فتویٰ